سوال

(47) امام حسین کی محبت کو وسیلہ بنا کر عشرہ محرم میں تعزیہ پرستی

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین کہ بعض آدمی اہل سنت ہونے کا دعوے کرتے ہیں اور امام حسین کی محبت کو وسیلہ بنا کر عشرہ محرم میں تعزیہ پرستی کرتے ہیں، اس کی کیفیت اس طرح ہے کہ پانچویں محرم کو کہیں سے دو مشت خاک لے آتے ہیں اور اس کو امام حسین کی لاش قرار دے کر اس کی تعظیم کرتے ہیں اور چبوترہ پر رکھتے ہیں۔ پھر ہر روز اس پر شربت، فالودہ، مٹھائی وغیرہ کے چڑھاوے چڑھاتے ہیں، اس مٹی کو باعث نجات و مطلب براری سمجھتے ہوئے سجدہ کرتے ہیں اور اس سے مال و دولت و اولاد وغیرہ مانگتے ہیں پھر ساتویں رات کو طہارت کرتے ہیں ایک پگڑی باندھتے ہیں اور اس پر پھولوں کا سہرہ لٹکاتے ہیں اور ایک چوکی پر جس کی دونوں طرف ہاتھ کی شکل کی طرح شکل ہوتی ہے۔ وہ دستار بڑی عزت سے رکھ دیتے ہیں، آٹھویں رات کو اس چوکی کو مع دستار کے سر پر اٹھا لیتے ہیں، ڈھول بجتا ہے اور ماتم و سینہ کوبی کرتے ہوئے گلی کوچوں میں پھرتے ہیں اور نویں رات کو اس دو مشت خاک کو کفن پہنا کر اس قبر میں جو تعزیہ کے اندر بنی ہوتی ہے۔ دفن کر دیتے ہیں اور پھر اس کو کندھوں پر اٹھا کر گریہ وزاری اور سینہ کوبی کرتے ہوئے ہائے حسین ہائے حسین کہتے ہوئے گشت کرتے ہیں۔ ایک آدمی تعزیہ کے پیچھے مورچھل کرتا جاتا ہے اور دسویں تاریخ کو چاشت کے وقت اس کفن میں لپٹی ہوئی مٹی کو بمعہ سازو سامان کے روتے پیٹتے اپنے بنائے ہوئے کربلا میں لے جا کر دفن کر دیتے ہیں اور اس کے بعد کئی چیزوں پر جن کو اپنے ساتھ لے جاتے ہیں فاتحہ پڑھتے ہیں اور شام کو اس قبر پر چراغ جلاتے ہیں اور ان لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے، جو امام حسین کی قبر کی شبیہ اپنی طاقت کے مطابق لکڑی، سونے، چاندی سے بناتے ہیں، اس کو اپنے گھروں میں نہایت تعظیم سے رکھتے ہیں اس کی پوجا کرتے ہیں بعض ہاتھ وغیرہ کا علم بنا کر قبر کے ساتھ باندھ دیتے ہیں اور ساتویں رات علم کو تعزیہ سے جدا کر کے گشت کے لیے لے جاتے ہیں اور دسویں دن علم مذکور کو سہرے وغیرہ پہنا کر تعزیہ کے ساتھ قبر میں دفن کر دیتے ہیں اور ایسے لوگوں کے متعلق کیا حکم ہے جو محرم شروع ہوتے ہی پورے تکلفات سے کمرون کو آراستہ کرتے ہیں۔ آدمیوں کو بلا کر مرثیہ خوانی کرتے ہیں، کربلا کے واقعات سناتے ہیں، مستورات کی بے عزتی کی داستانیں بیان کرتے ہیں اور ہائے حسین کہتے ہوئے ماتم کرتے ہیں۔ پھر شیرینی تقسیم ہوتی ہے، کیا یہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں اور کیا یہ کام جائز ہے یا کفر اور شرک ہے یا گناہ صغیرہ ہے یا کبیرہ۔ بینوا توجروا

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اہل سنت والجماعت وہ آدمی ہو سکتا ہے جو نبی کریم ﷺ اور صحابہ کرامؓ کی راہ پر چلتا ہو اور یہ تمام امور جو سوال میں مندرجہ ہیں نامشروع حرکات ہیں۔ نبی کریم ﷺ صحابہ کرام اور ایمانداروں کی راہ یہ نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا باعث ہیں جہنم میں داخل ہونے کا سبب ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ ''جو ہدایت کے واضح ہو جانے کے بعد رسول کی نافرمانی کرے اور ایمانداروں کی راہ چھوڑ کر کوئی اور راستہ اختیار کرے تو جدھر جاتا ہے جائے ہم اس کو جہنم میں داخل کریں گے اور وہ بدترین جگہ ہے، امام بیضاوی کہتے ہیں کہ ''اس آیت سے اجماع کی مخالفت کی حرمت معلوم ہوتی ہے'' اور ایسے لوگ اہلسنت کا دعویٰ کرنے میں بالکل جھوٹے ہیں، شریعت مطہرہ کے دائرہ سے خارج ہیں ایسے لوگوں کی کوئی عبادت قبول نہ ہوگی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ''اللہ تعالیٰ بدعتی آدمی کا روزہ، نماز، صدقہ، حج، عمرہ، جہاد، نفل اور فرض کچھ بھی قبول نہیں کرتے اور وہ اسلام سے اس طرح نکل جاتا

ہے جیسے آٹے سے بال'' اس مضمون کی حدیث ابن ماجہ، بسار اور طبرانی میں آئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز نے ان امور کو اپنی تفسیر میں شرک کہا ہے اور تعزیہ کو سجدہ کرنا بت کو سجدہ کرنے کے برابر ہے کیونکہ لغۃً ہر وہ چیز جس کی اللہ کے سوا عبادت کی جائے نصب (بت) ہے۔ صاحب مجالس الابرار اور جوہری نے اس کی تصریح کی ہے۔

شرح مواقف میں ہے کہ سورج کو سجدہ کرنا کفر ہے، اب خود ہی سوچو تعزیہ اور سورج میں کیا فرق ہے؟ مسلمانوں کو ان امور بدعیہ سے پرہیز کرنا چاہیے تاکہ صحیح مسلمان بن سکیں۔ ترمذی میں ابوواقد لیثی سے حدیث ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ غزوہ حنین کو نکلے تو راستہ میں ایک درخت آیا جس پر مشرک لوگ اپنی تلواریں لٹکایا کرتے تھے، اس کو ذات انواط کہتے تھے نو مسلموں نے کہا یا رسول اللہ ہمیں بھی ایک ذات انواط بنا دیں تو آپ نے فرمایا۔ سبحان اللہ یہ تو قوم موسیٰ کی سی بات ہوئی کہ انہوں نے موسیٰ سے درخواست کی تھی کہ ان کے خداؤں جیسا کوئی ہمیں خدا بنا دیں، خدا کی قسم تم یہود و نصاریٰ کی ضرور پیروی کروے گے، پس تعزیہ داری بھی ذات انواط ہی کی ایک صورت ہے کہ لوگ اس پر چڑھاوے چڑھاتے ہیں، یہ لوگ پورے مشرک و کافر ہیں کیونکہ انہوں نے خدا کے لیے شریک بنا دیئے جس کی مخالفت قرآن مجید کی آیت فلا تجعلوا للہ انداداً میں ہے۔

اگر کوئی آدمی سوال کرے کہ تعزیہ و ضریح بلکہ مشرکوں کے بت وغیرہ کو بھی خدا کا شریک کیسے بنایا جا سکتا ہے، جب کہ وہ ان کو خدا کے برابر درجہ نہیں دیتے، بلکہ اس سے کم تر سمجھتے ہیں تو اس کا جواب یہ ہے کہ جب اپنی توجہ ان چیزوں کی طرف کر لی گئی اور ان سے اپنی حاجتیں مانگنے لگے اور خدا کی درگاہ چھوڑ دی تو پھر خواہ زبانی برابری تسلیم نہ کریں، عملی برابری بلکہ اس سے بڑھ کر ان کو سمجھا جانے لگا تو ان پر مشرک کا لفظ صادق آئے گا چنانچہ تفسیر بیضاوی میں بعینہ یہ مضمون بیان کیا گیا ہے۔

پھر یہ بھی یاد رکھنا چاہیے کہ یہ تعزیہ پرستی وغیرہ تمام امور برائے نفس اور خواہشات نفسانی کی بنا پر کیے جاتے ہیں اور ہویٰ پرستی بھی تو شرک ہے، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتے ہیں "کیا وہ آدمی بھی دیکھا ہے جس نے اپنی خواہش کو اپنا خدا بنا رکھا ہے'' ار حدیث شریف میں بھی آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھے اپنی امت پر ہوائے نفس اور طول حرص کا خوف ہے کیونکہ خواہش راہ حق سے روک دیتی ہے اور لمبی امید آخرت کو بھلا دیتی ہے اور یہ اشراک فی الحکم کی قسم ہے کہ جب کوئی چیز اچھی معلوم ہوئی تو اس کے سامنے جھک گئے۔

ہاں بعض لوگ ان اعتقادات فاسدہ سے خالی الذہن ہوتے ہیں اور محض آبائی رسم سمجھتے ہوئے اس تعزیہ داری کی رسوم کو بجا لاتے ہیں۔ اس صورت میں اسراف و تضییع مال میں بتلا ہوتے ہیں، یہ بھی تو شیطان کے بھائی ہیں، پس صحیح طریق صرف یہ ہے کہ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا جائے، ان کے لیے دعائے مغفرت کی جائے اور یا پھر کوئی صدقہ وغیرہ کر کے ان کو ثواب پہنچا دیا جائے، وہ بھی بلا تخصیص ایام، باقی رہا یہ سینہ کوبی اور نوحہ و شیون وغیرہ تو آنحضرت ﷺ کی سنت کے بالکل برخلاف ہے اور یہ بانس و کاغذ وغیرہ سے تعزیہ بنانا اور اس کی زیارت کرنا لعنت کا موجب ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ اللہ اس آدمی پر لعنت کرے جو کسی فرض قبر کی جس میں کوئی مُردہ دفن نہیں ہے، زیارت کرے۔''

پس ایسے لوگ جو محض اتباع ہوائے نفس کی بنا پر تعزیہ پرستی وغیرہ کریں اور سنت کی پرواہ نہ کریں، اہل سنت والجماعت بلکہ دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے ''جو جماعت سے ایک بالشت بھی علیحدہ ہو جائے اس نے اسلام کی رسی اپنی گردن سے نکال دی'' ایسے لوگوں کو شرک و بدعت چھوڑ کر توبہ و استغفار کرنی چاہیے اور عبادات بدنیہ و مالیہ کا ثواب ان کو بخشنا چاہیے تاکہ سعادت دارین حاصل کریں۔ واللہ اعلم۔

[فتاوی نذیریہ]

جلد01